

## 45684 - جدہ کے رہائشیوں پر طواف وداع واجب ہے

### سوال

ہم جدہ کے رہائشی ہیں، حج کے بعد ہمارے ساتھ بعض لوگوں نے کہا کہ اہل جدہ پر طواف وداع نہیں اور ہم نے طواف وداع نہ کیا، اب ہمیں کیا چاہیے؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

حج مکمل کرنے کے بعد جو شخص مکہ سے واپس جانا چاہے اس پر طواف وداع کرنا واجب ہے، اس کی دلیل بخاری اور مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو، الا یہ کہ حائضہ عورت سے اس کی تخفیف کر دی گئی"

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 1755 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1328 )

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فتح الباری میں کہتے ہیں:

" اس میں طواف کے وجوب کی دلیل ہے، کیونکہ اس میں تاکیدی امر ہے اور حائضہ عورت سے تخفیف کی تعبیر کی بنا پر، کیونکہ تخفیف تو اس وقت ہوتی ہے جب تاکیدی امر ہو " انتہی

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرح مسلم میں ایسا ہی کہا ہے.

علماء کرام میں اس کا اختلاف ہے کہ طواف وداع کس پر واجب ہو گا بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ جو سفر کر کے چلا گیا اور اس نے میقات تجاوز کر لیا تو اس پر طواف واجب نہیں، لیکن جو میقات کے اندر ہے اس پر طواف وداع ہو گا.

دیکھیں: رد المختار ( 3 / 545 ).

اور دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ: جس نے قصر کی مسافت جتنا سفر کر لیا ( تقریباً اسی کلو میٹر ) اس پر طواف واجب ہو گا، لیکن اس سے کم پر واجب نہیں۔

اور امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ جو بھی مکہ سے سفر کر کے وہاں سے نکلے اس پر طواف واجب ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ " المجموع " میں کہتے ہیں:

" ہم نے بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ذکر کیا ہے کہ: جو شخص بھی مکہ سے قصر کی مسافت جتنا سفر کرنا چاہے اسے طواف وداع کرنا ہوگا، ان کا کہنا ہے کہ: اگر وہ قصر کی مسافت سے کم سفر کرنا چاہے تو اس پر طواف وداع نہیں اور صحیح اور مشہور یہ ہے کہ عموم احادیث کی بنا پر صحیح اور مشہور یہ ہے کہ جو شخص قصر کی مسافت تک سفر کرنا چاہتا ہے چاہے وہ سفر کی مسافت قریب ہو یا بعید وہ طواف وداع کرے گا " انتہی

دیکھیں: المجموع ( 8 / 236 ) .

ابن قدامہ رحمہ اللہ " المغنی " میں رقمطراز ہیں:

" جس کا گھر حرم کی حدود میں ہو مثلاً مکہ کا رہائشی تو اس پر طواف وداع نہیں ہے، اور جس کی رہائش حرم سے باہر اور اس کے قریب ہو تو خرقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کلام کا ظاہر یہ ہے کہ وہ وہاں سے طواف وداع کرے بغیر نہ نکلے، ابو ثور رحمہ اللہ کا قول یہی ہے، اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کا قیاس ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان کے عموم کی بنا پر:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک نہ جائے یہاں تک کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو "

اور اس لیے بھی کہ وہ مکہ سے باہر کا رہائشی ہے لہذا دور رہنے والے کی طرح اسے بھی طواف وداع کرنا ہوگا " انتہی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ۔

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ ( 5 / 337 ) .

لہذا یہ قول کہ جدہ والوں پر طواف وداع نہیں بعض اہل علم کا یہ قول صحیح نہیں کیونکہ ان پر طواف وداع واجب ہے، تو اس بنا پر جو طواف وداع ترک کرے گا اس پر دم لازم آتا ہے ( ایک بکری یا گائے کا ساتواں حصہ ) جو مکہ میں ذبح کر کے وہاں حرم کے مساکین میں تقسیم کیا جائے، اور اسی طرح ہر اس شخص پر بھی جو حج اور عمرہ کا واجب

ترك كړے.

شيخ ابن عثيمين رحمه الله تعالى كہتے ہیں:

" جو جدہ كا رہائشی ہے اس پر واجب ہے کہ وہ مكہ سے طواف وداع كیے بغیر نہ نكلے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن عثيمين ( 23 / 353 ).

شيخ ابن باز رحمه الله تعالى سے مندرجہ ذیل سوال كیا گیا:

جدہ كے رہائشی كچھ لوگوں نے طواف وداع نہ كیا اور جدہ واپس آگئے ان كے متعلق كیا حكم ہے ؟

شيخ رحمه الله تعالى كا جواب تھا:

" حج صحيح ہے، لیکن آپ لوگوں نے طواف وداع ترك كر كے غلطی كی ہے، كيونكہ رسول كريم صلى الله عليه وسلم نے حجاج كو طواف وداع كا حكم دیتے ہوئے فرمایا:

" تم میں سے كوئی بھی طواف وداع كیے بغیر نہ جائے "

نبی كريم صلى الله عليه وسلم كا یہ خطاب سب حجاج كو شامل ہے چاہے وہ جدہ كے رہائشی ہوں یا كہیں اور كے، سب ملك والوں پر واجب ہے - چاہے وہ جدہ یا طائف وغیرہ كے ہوں - کہ وہ طواف وداع كریں، بعض علماء كرام نے ان لوگوں كے لیے اجازت دی ہے جو قصر كی مسافت سے كم سفر كریں کہ انہیں طواف وداع نہ كرنے كی اجازت ہے مثلا بحرہ وغیرہ كے رہائشی.

ان علماء كا كہنا ہے کہ: ان پر طواف وداع نہیں، لیکن احتیاط یہی ہے کہ حرم كی حدود سے باہر رہنے والے ہر شخص كو حج كے بعد طواف وداع كرنا چاہیے، اور جدہ كے رہائشی تو دور ہیں، اور اسی طرح طائف والے بھی، لہذا ان پر واجب ہے کہ وہ مكہ سے نكلنے سے قبل طواف وداع كریں، كيونكہ وہ حدیث میں شامل ہوتے ہیں، جس نے بھی ان میں سے طواف وداع ترك كیا اس پر دم ہے ایک بكری مكہ میں ذبح كر كے اس كا گوشت حرم كے فقراء میں تقسیم كی جائے، یا پھر اونٹ یا گائے كا ساتواں حصہ تقسیم كیا جائے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن باز ( 17 / 394 ).

اور مستقل فتاویٰ كميٹی كے فتاویٰ جات میں ہے:

" آپ حج كے بعد طواف وداع كیے بغیر جدہ نہ جائیں، اور اگر آپ طواف وداع كیے بغیر ہی سفر كر جائیں تو آپ كو

حرم میں ایک بکرا ذبح کرنا ہو گا اور اس میں سے آپ نہ کھائیں بلکہ یہ فقراء حرم کو کھلائیں، اس لیے کہ حج کے بعد طواف وداع واجب ہے۔

اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس حدیث کا عموم ہے:

" لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو، لیکن حائضہ عورت سے اس کی تخفیف کر دی گئی " متفق علیہ۔

طواف وداع کیے بغیر جدہ جانے پر آپ کو توبہ کرنی چاہیے " انتہی

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء ( 11 / 303 )۔

واللہ اعلم .